وَاعِظُ الجُمُعَۃ

اسلامی تعلیمات
اور
ہماری ترجیحات

پیشکش

ادارۂ اہل سنّت کراچی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

دار اہل السنۃ للتحقیق والکتب والطباعۃ والنشر

واعظ الجمعہ

اسلامی تعلیمات اور ہماری ترجیحات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اسلامی تعلیمات اور ہماری ترجیحات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلامی تعلیمات کا طرّۂ امتیاز

برادرانِ اسلام! دینِ اسلام ایک آسان، معتدِل اور اِفراط وتفریط سے پاک دین ہے، اس پیارے دین کی تمام تعلیمات انتہائی سہل اور قابلِ عمل ہیں، نہ ان میں اِفراط ہے، کہ عمل کرنے والا ملال وتنگ دلی کا شکار ہو جائے، اور نہ تفریط وجفا ہے کہ صاحبِ حق کا حق مارا جائے، بلکہ ہر مُعاملے میں ایک درمیانی اور معتدِل راہ تعلیم کی گئی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ایک بار نبئ کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مُخاطب کرکے فرمایا: «إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ،

فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا!»[1] "یقیناً اسلام آسان دین ہے، اور جو بھی اِس میں بے جا سختی کرے گا، تو یہ دین اُس پر غالب آجائے گا، لہذا میانہ روی اختیار کرو، ایک دوسرے کے قریب رہو، اور لوگوں کو دین کی طرف راغب کرنے والی خوشخبریاں دیتے رہو!"۔

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام صرف عبادات اور مذہبی رُسومات کی ادائیگی کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک جامع اور مکمل ضابطۂ حیات ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآنِ پاک میں اس کے لیے دین کا لفظ استعمال ہوا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ﴾[2] "یقیناً اللہ عزّوجلّ کے یہاں اسلام ہی دین ہے"۔

اس دین کی جامعیت اس کے مذہبی، مُعاشی، قانونی، ثقافتی اور مُعاشرتی کردار کے بغیر ممکن نہیں، نیز انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے، جس میں اسلام ہماری رَہنمائی نہ فرماتا ہو، قرآنِ کریم کا اَبدی نور آج بھی چمک رہا ہے، اَحادیثِ مبارکہ کے روشن مینار اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ کی دائمی قندیلیں آج بھی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ضیاء پاشی کررہی ہیں؛ لہذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ دینِ اسلام کے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، باب: الدين يسر، ر: ٣٩، صـ١٠.

(٢) پ ٣، آل عمران: ١٩.

فرائض وواجبات کی پابندی کرے، مباح ومستحب اُمور کو ان فرائض وواجبات پر ہرگز ترجیح نہ دے، اور دینِ اسلام کی روشن ودرخشاں تعلیمات پر ہمیشہ عمل پیرا رہے!۔

کامیابی وکامرانی کا راز

حضراتِ گرامی قدر! اسلامی تعلیمات پر عمل ہی میں ہماری کامیابی وکامرانی کا راز پنہاں ہے، یہ تعلیمات بے شمار حکمتوں سے بھرپور ہیں، جو ہماری خیر وبھلائی کے لیے بیان کی گئیں ہیں؛ تاکہ ہم فضول مشقتوں سے بچ کر، دنیاوآخرت میں راحت وآسانی پائیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾[1] "بہت مُعاملات میں اگر یہ (اللہ کے رسول) تمہاری رائے کے مطابق حکم دیں، توتم ضرور مشقت میں پڑجاؤ، لیکن اللہ نے تمہارے لیے ایمان پیارا کردیا ہے، اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا، اور کفر، حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی، ایسے ہی لوگ راہِ ہدایت پر ہیں!"۔

یعنی ایمان ان کے دلوں میں ایسا راسخ وپختہ ہوجاتا ہے، کہ انہیں کفر اور گناہوں سے نفرت ہوجاتی ہے، یہ سب اللہ تعالی کا فضل واحسان ہے، اور جن پر یہ فضل واحسانِ الٰہی رہے، وہ کبھی راہِ ہدایت سے بہک کر گمراہ وبے دین نہیں ہوسکتے، بلکہ ہمیشہ اسلام اوراس کی تعلیمات پر استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عمل پیرا رہتے ہیں۔

---

(۱) پ۲٦، الحجرات: ۷.

نماز کے بارے میں اسلامی تعلیمات

حضراتِ ذی وقار! اسلامی تعلیمات میں، ایمان کے بعد، اعمال میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیا گیا ہے، یہ وہ عظیم عبادت ہے، جس کی تاکید تمام عبادات میں سب سے زیادہ کی گئی، یہ اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے، اِس کی اہمیت دیگر تمام اسلامی عبادات سے منفرد اور نمایاں ہے، اللہ عَزَّوَجَلّ نے اس کی فرضیت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر معراج کی رات آسمانوں کی بلندیوں میں بُلا کر فرمائی، یہ وہ فریضہ ہے، جس کی ادائیگی ہر عقلمند، بالغ، آزاد، قیدی، غلام، طاقتور، کمزور، تندرست، بیمار، امیر، غریب، مقیم، مسافر اور مرد وعورت تمام پر لازم ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ بروزِ قیامت اعمال میں سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا، قرآنِ پاک میں بھی نماز کی حفاظت سے متعلّق بہت زیادہ تاکید آئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾[1] "تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے، جنہوں نے اپنی نمازیں گنوائیں (ضائع کیں)، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے، تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے!"۔

---

(۱) پ ١٦، مریم: ٥٩.

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علّامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "غی" کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "غی جہنم میں ایک وادی ہے[1]، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام "ہبہب" ہے[2]، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، تو اللہ عزّوجلّ اس کنوئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور (پہلے کی طرح) بھڑکنے لگتی ہے، یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے"[3]۔

حضراتِ گرامی قدر! نماز تمام فرض اعمال میں نہایت اہم واعظم فرض ہے، احادیثِ مبارکہ میں اِس کے قائم کرنے کی بہت تاکید، اور ترک پر سخت وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ

---

(١) "تفسير النسفي" پ١٦، مريم، تحت الآية: ٥٩، ٢/ ٤٥.

(١) أخرجه الدارمي في "السنن" كتاب الرقاق، باب في أودية جهنّم، ر: ٢٨١٦، ٢/ ٤٢٧ بطريق أزهر بن سنان، عن محمد بن واسع، قال: دخلت على بلال بن أبي بردة، فقلت: إنّ أباك حدّثني عن أبيه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: «إنّ في جهنّم وادياً يقال له: هبهب» ...الحديث.

(٣) "بہار شریعت" نماز کا بیان، حصّہ ٣، ١/ ٤٣٤ ملتقطاً۔

أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ!»[1] "قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں نے جی میں چاہا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں کہ اُس کے لیے اذان کہی جائے، پھر کسی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں ایسے لوگوں کی طرف نکل جاؤں (جو بغیر کسی عذرِ شرعی کے نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے)، اور اُن کے گھروں کو آگ لگادوں"۔

عدل وانصاف اور اسلامی تعلیمات

عزیزانِ محترم! اسلامی تعلیمات میں عدل وانصاف کو بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، عدل وانصاف ایک ایسا وصف ہے، جسے اپنانے والی قوم سربلند وسرفراز رہتی ہے، جس مُعاشرے میں اس گوہرِ گراں مایہ سے محرومی پائی جاتی ہو، وہ مُعاشرہ رُو بہ زوال ہو کر تباہی وبربادی سے دوچار ہوجاتا ہے۔ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ میں مسلمانوں کو عدل وانصاف کے قیام پر بھی بہت تاکید کی گئی، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے حکم پر انصاف کے ساتھ گواہی دیتے خوب قائم ہوجاؤ! اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو،

---

(١) "صحيح البخاري" باب وجوب صلاة الجماعة، ر: ٦٤٤، صـ١٠٦.
(٢) پ ٦، المائدة: ٨.

انصاف کرو! وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو! یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے!"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾(۱) "اگر تم فریقَین کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے!"۔

حضراتِ گرامی قدر! سرورِ کونین ﷺ عدل وانصاف کے مُعاملے میں مسلم وغیر مسلم کی تفریق نہیں فرمایا کرتے تھے، بلکہ سب کے حقوق کا یکساں خیال رکھتا کرتے تھے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: «كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ، وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً، فَسَوَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمْ»(۲) "بنو نضیر جب بنو قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کرتے تو نصف دیت ادا کرتے تھے، جبکہ بنو قریظہ بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کرتے تو انہیں پوری دیت ادا کرتے، رسول اللہ ﷺ نے (اس ناانصافی کا خاتمہ کرتے ہوئے) ان کے درمیان مُساوات قائم کر دی"۔

---

(۱) پ ٦، المائدة: ٤٢.

(٢) "سنن أبي داود" باب الحكم بين أهل الذِمّةِ، ر: ٣٥٩١، صـ٥١٥، ٥١٦.

میرے عزیز دوستو! اسلامی تعلیمات کی روح کے عین مطابق، نظامِ عدل وانصاف کو انفرادی واجتماعی سطح پر نافذ کرنا، وقت وحالات کی اشد ضرورت ہے، اسے عدالتوں اور کورٹ کچہریوں تک محدود رکھنا، اس کی ہمہ گیر حیثیت کے ساتھ زیادتی ہے، ہر فرد کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کی ذمہ داری ہر اُس شخص پر عائد ہوتی ہے، جو اس مُعاشرے کا حصّہ ہے، دینِ اسلام کے نظامِ عدل وانصاف کے مطابق فرد معاشرہ سے عدل کرے، اور مُعاشرہ فرد سے، عوام حکومت کے ساتھ عدل کریں، اور حکومت عوام کو عدل وانصافی کی فراہمی یقینی بنائے، یقین جانیے! اگر ہر شخص اپنی اپنی ذمہ داری بخوبی انجام دینے لگے، تو اس معاشرہ میں کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی، کسی پر ظلم نہیں ہوگا، کہیں مُنافقت نہیں ہوگی، اور کرپشن وبد عنوانی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا!!۔

سُودی لین دین اور اسلامی تعلیمات

حضراتِ گرامی قدر! ہزاروں سال سے انسانی مُعاشرے میں سُود کا لین دین جاری ہے، یہ ایک لعنت ہے، اسلامی تعلیمات میں اس کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴾[1] "اللہ تعالیٰ سُود کو ہلاک کرتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا

---

(۱) پ۳، البقرۃ: ۲۷٦.

ہے، اور اللہ کو کوئی ناشکرا بڑا گنہگار پسند نہیں آتا"۔ لہذا اللہ تعالیٰ اسے برکتوں سے محروم کردیتا ہے۔

حضرت سیّدنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی، اور ارشاد فرمایا: «هُمْ سَوَاءٌ»[1] "یہ سب لوگ گناہ میں برابر کے شریک ہیں"۔

میرے محترم بھائیو! آج ہماری بے عملی اور غلط ترجیحات کے باعث، عالَمِ اسلام انتہائی افسوسناک صورتحال سے دوچار ہے، سودی لین دَین کا سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے، جُوا اور لاٹری وغیرہ کے ذریعے فوری اور وقتی مفاد کے پیشِ نظر، ہم نے آج اسلامی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے، ہم یہ کیسے بھول سکتے ہیں کہ ہم اس نبیٔ مکرّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اُمت ہیں، جنھوں نے سُود کا خاتمہ کیا، رِشوت کو ممنوع قرار دیا، اور ہمیں ہر اُس لَین دَین کی ممانعت فرمائی، جس میں کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہو!!۔

اسلامی تعلیمات پر عمل میں سُستی کا نتیجہ

حضراتِ ذی وقار! اس بات کو خوب ذہن نشین کرلیجیے، کہ اسلامی تعلیمات بالخصوص فرائض وواجبات میں سستی وغفلت، دونوں جہاں میں نقصان اور ربّ تعالیٰ کی

(١) "صحيح مسلم" باب لعن آكل الربا ومؤكله، ر: ٤٠٩٣، صـ٦٩٧.

ناراضگی کا سبب ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾[1] "جب نماز کو کھڑے ہوں تو لوگوں کو دکھانے کے لیے سستی وکاہلی سے کھڑے ہوں، اور اللہ کو تھوڑا یاد کرتے ہیں"۔

یاد رکھیے! سستی، کاہلی اور تنگدلی، عبادت کی قبولیت میں حائل ہونے والی رکاوٹوں میں سے ایک بڑی رکاوٹ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ﴾[2] "وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں، اُس کا قبول ہونا اس لیے روکا گیا کہ وہ اللہ ورسول کے منکِر ہوئے، اور نماز کو سستی کی حالت میں آتے ہیں، اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں"۔ لہٰذا ہم سب پر لازم ہے، کہ ہم اپنی نفسانی خواہشات پر غالب رہنے کی کوشش کریں، نماز سمیت تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی میں چستی کا مُظاہرہ کریں، اور تمام اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش بھی کرتے رہیں۔

---

(٢) پ٥، النساء: ١٤٢.

(٣) پ١٠، التوبة: ٥٤.

درست ترجیحات کا تعیّن

عزیزانِ مَن! عوام کی خوشحالی، ان کا مفت علاج مُعالجہ، تعلیم، صحت اور روزگار کے زیادہ سے زیادہ مَواقع فراہم کرنا، آج دنیا کے حکمرانوں کی اوّلین ترجیح ہے، لیکن عوام کی دینی واَخلاقی تربیت کسی بھی سیکولر جُمہوریت کے پروَردہ نظامِ حکومت، یا سیاسی جماعت کے منشور کا حصّہ نہیں، جبکہ اس کے بر خلاف اسلامی تعلیمات میں اس کا جچا تُلا معیار یہ ہے، کہ اللہ رب العالمین نے جس چیز کو اچھا قرار دیا وہ اچھی، اور جسے بُرا قرار دیا وہ بُری ہے۔ ایک مسلمان حاکم کی درست ترجیحات کیا ہونی چاہییں؟ اس بارے میں اللہ رب العزّت نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾[1] "وہ لوگ کہ اگر ہم اُنہیں زمین میں قابو (حکومت) دیں، تو وہ نماز برپا رکھیں، اور زکات دیں، اور بھلائی کا حکم کریں، اور برائی سے روکیں!"۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد، جب خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے امامت وخلافت کی ذمہ داری سنبھالی، اور اللہ عزّوجلّ نے انہیں اپنی زمین پر غلبہ واقتدار عطا فرمایا، تب ان حضرات نے ساری دنیا میں فتح ونصرت کے جھنڈے گاڑنے کے ساتھ ساتھ خالقِ کائنات عزّوجلّ کی طرف سے عائد کردہ فرائض

---

(١) پ ١٧، الحج: ٤١.

وواجبات کو پابندی کے ساتھ ادا کیا، نماز، روزہ، زکات اور حج کی ادائیگی کو یقینی بنایا، اور اس سلسلے میں باقاعدہ نظام مرتّب فرمائے۔

اسی طرح "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کے اہم ترین فریضے کو ادا کرتے ہوئے، نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا، زُہد وتقویٰ اور پرہیزگاری کی تعلیمات کو عام کیا، عدل وانصاف کو قائم کیا، سود کی لعنت اور غیرِ شرعی رسم ورَواج کا خاتمہ فرمایا، ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی داد رسی کی، عاجزی وانکساری، حلم وبُردباری اور اُمّت کی خیر خواہی کے جذبے کو پروان چڑھا کر، اسلام کی حقیقی تعلیمات کو عام کیا۔

ہماری ترجیحات کی سَمت

حضرات گرامی قدر! بحیثیت مسلمان ہماری بھی اوّلین ترجیح تو یہ ہونی چاہیے تھی، کہ ان تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کرتے، بلکہ سارے معاشرے میں انہیں عام کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرتے، لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری ترجیحات کی سمت تبدیل ہو چکی ہے، ہم نے غیر ضروری چیزوں کو خود پر لازم کر لیا ہے، ہم اسلامی تعلیمات کی بنسبت اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں، آج ہم مباح و مستحبات کے چکر میں فرائض وواجبات کو ترک کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے!۔

عزیزانِ مَن! آج کسے نہیں معلوم کہ نماز، روزہ، زکات، حج، یہ سب ارکینِ اسلام ہیں؟ اور ان کی ادائیگی ہم پر فرض ہے! لیکن اس کے باوجود ہم میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جو نماز روزے کی پابندی کرتے ہیں؟ یا صاحبِ نصاب

واستطاعت ہونے کی صورت میں زکات وحج ادا کرتے ہیں؟ ہماری عملی کیفیت اس قدر ابتر ہوچکی ہے، کہ ہم لوگ سارا سارا دن بیٹھ کر موبائل فونز اور ٹی وی چینلز پر تو جب اور جو چاہتے ہیں دیکھ کر اپنا وقت صرف کرلیتے ہیں، لیکن کوئی نماز پڑھنے کا کہہ دے تو کپڑوں کی ناپاکی، مصروفیت اور کام کاج جیسے فرسودہ بہانہ بنانے سے بالکل نہیں ہچکچاتے! حکمِ شرعی سے آگاہ ہونے کے باوجود سود اور رشوت کے لین دین سے گریز نہیں کرتے! چند پیسوں کی خاطر ناپ تول میں کمی کرنے سے باز نہیں آتے! تلاوتِ قرآن کریم کے بجائے ہم اپنی سماعتوں میں گانے باجوں کا زہر انڈیل رہے ہیں! جشنِ میلادِ مصطفیٰ کے موقع پر شریعتِ مطہرہ کی پاسداری کا عہد کرنے کے بجائے، گھر کی چھت پر صرف ایک جھنڈا یا لائٹ لگاکر، ہم اپنے مسلمان ہونے کا حق ادا کررہے ہیں! دینی مدارس اور اسلامی تحقیقاتی اداروں کی مالی مُعاونت کے بجائے، صرف گیارہویں اور بارہویں شریف کی بریانی کھانے کھلانے کو، آج ہم نے اسلام کی سب سے بڑی خدمت تصوّر کر رکھا ہے!!۔

میرے محترم بھائیو! آخر ایسا کب تک چلے گا؟! ہمارا شُعور آخر کب پختہ ہو گا؟! ہمیں صحیح اور غلط کی پہچان کب ہوگی؟! ہم اسلام کی حقیقی تعلیمات پر کب عمل پیرا ہوں گے؟! ہم نفلی اور مستحب کاموں کو فرائض وواجبات پر ترجیح دینا آخر کب چھوڑیں گے؟! جعلی پیروں، مال بٹورنے والے پیشہ ور مقرّروں اور مراثی گوَیّے نما نعت خوانوں کے چنگل سے، آخر ہم کب چھٹکارا پائیں گے؟! دینی مدارس جو اسلام کے قلعے ہیں، آخر ان کی مضبوطی کے لیے ہم کب ہمت کریں گے؟!

اللہ کریم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دعا ہے، کہ ہمیں صحیح معنی میں اسلامی تعلیمات کو سمجھنے، اوران پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو، شریعتِ مطہرہ کا پابند بنا، ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ترجیحات کو سمجھنے اور انہیں اپنانے کی توفیق دے، حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ پر بھرپور عمل کا جذبہ عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطافرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اوراس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کومزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطافرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.